میری محسن کتابیں

محمد سعید الرحمٰن شمس، مدیر نصرۃ الاسلام کشمیر،

حضرت حق جل مجدہٗ کا لاکھ لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے بلا استحقاق ضلع بنگال کے ایک متوسط، متمول اور بعض مقامی خصوصیات اور اوصاف کے اعتبار سے ایسے ممتاز اور منفرد گھرانے میں آنکھیں کھولنے کی سعادت بخشی جو صدیوں سے اپنے علم و فضل، فہم و دانش جود و سخا اور مروّت و وضع داری میں اپنے علاقہ میں معروف رہا ہے۔

بچپن کا دور تو لہو و لعب اور کھیل کود میں ہی گذرا، تاہم درسیات، متوسط عربی انگریزی، اردو، فارسی وغیرہ اپنے وطن عزیز کے مرکزی مدارس، مدرسہ امیر الاسلام گوتی (جس کے بانی اور مہتمم اول میرے والد مرحوم ہی تھے) اور مدرسہ احمدیہ کا شیبا ڑی میں پڑھ کر ایشیاء کی عظیم دینی درس گاہ مرکز علمی، ازہر الہند دار العلوم دیو بند آگیا۔ جہاں چار سال زیر تعلیم رہ کر رسمی فراغت کے بعد سنہ ۱۹۸۱ء کے اواخر میں وادی کشمیر آکر مختلف علمی کاموں میں مصروف ہو گیا۔ زمانہ طالب علمی سے سب سے پہلے جس کتاب کو پوری عقیدت و احترام، یکسوئی و انہماک، اور دلچسپی و لگن کے ساتھ پڑھا، اور مطالعہ کیا وہ مصحف مبارک، کتاب مقدس، "قرآن عزیز" ہی تھا، قرآن کریم کی تفہیم اس کی آیات بینات پر غور و تفکر اور اس کی روح، دعوت اور آفاقی پیغام کو سمجھنے کے لئے جن تفاسیر کی اُمہات الکتب کے مطالعہ کی نوبت آتی اور قرآن فہمی، قرآن دانی، اور قرآن خوانی کے لئے اپنی بساط اور صلاحیت کے مطابق راہ ہموار ہوئی اور فائدہ اٹھایا۔

ان میں تفسیر ابن کثیر، تفسیر کبیر، تفسیر جلالین، تفسیر معالم التنزیل، روح المعانی، تفسیر مظہری وغیرہ کے علاوہ اردو میں تفسیر حقانی، تفسیر بیان السبحان، تفسیر بیان القرآن، تفسیر ماجدی، ترجمان القرآن، تفہیم القرآن، معارف القرآن، اور تذکیر القرآن وغیرہ سے اپنے وعظ و خطاب کو جدید اسلوب میں پیش کرنے اور دوسرے پیش آمدہ مسائل کے حل کے لئے بیش بہا فائدہ اٹھایا ہے۔ متعلقات قرآن کو سمجھنے کے لئے جن کتابوں کا احسان میرے سر ہے ان میں سرفہرست الاتقان، الفوز الکبیر، الاتقان فی اقسام القرآن، ظلال القرآن، ارض القرآن وغیرہ کا نام لیا جاتا ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی جن مبارک کتابوں کو بالاستیعاب اساتذۂ فن سے پڑھنے اور ان سے اخذ و استفادہ کی سعادت نصیب ہوئی ان میں صحیح بخاری شریف صحیح مسلم شریف، جامع ترمذی، سنن ابی داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ کے علاوہ مؤطا امام مالکؒ، مؤطا امام محمدؒ، طحاوی شریف، مشکوٰۃ المصابیح، امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النوویؒ کی "ریاض الصالحین" جدید طرز کا ایک نیا اور جامع مجموعہ منہاج الصالحین، مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کی ترجمان السنہ اور مولانا محمد منظور نعمانی کی معارف الحدیث کا سلسلہ ہے۔

احادیث نبویہ کی جن مستند شروحات کے مطالعہ کا شغل رہا ہے ان میں علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کی فتح الباری، امام نوویؒ کی فتح الملہم، علامہ بدرالدین کی العینی، علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے امالی فیض الباری، انوار السنن، اور انوار الباری وغیرہ ہے۔

متقدمین میں جن اکابر علم و فضل، ائمہ اور اساطین امت کی تصنیفات، تالیفات اور کتابوں نے میرے دل و دماغ میں گہرے نقوش و اثرات مرتب کئے ہیں، اور ذہن میں فکر اسلامی کی تشکیل میں کلیدی رول ادا کیا ہے ان میں علامہ ابن تیمیہؒ، حافظ ابن قیمؒ ابن حجر عسقلانیؒ، امام بخاریؒ، علامہ بدرالدین عینیؒ، حافظ جلال الدین سیوطیؒ، شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ، علامہ دمری، ابن خلکانؒ، رئیس المورخین ابن خلدون، حافظ ابن عبد البر علامہ ابن ہمامؒ، امام ذہبیؒ، حافظ نورالدین سمہودیؒ، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ یعقوب صرفیؒ، امام الغزالی، امام رازیؒ، مولانا رومؒ، احمد الخطیب قسطلانیؒ، حضرت

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت شاہ عبدالعزیز، حضرت شاہ عبدالقادر، حضرت شاہ اسحاق، حضرت اسماعیل شہیدؒ، اور حضرت الف ثانیؒ رحمہم اللہ اجمعین سرفہرست ہیں۔ ان اکابر اور بزرگان دین نے دین اسلام، اور فکر اسلام کے احیاء و تجدید کے لئے مختلف جہات سے جو علمی، فکری، تمدنی اور تاریخی خدمات انجام دی ہیں، واقعہ یہ ہے کہ بعد کے تمام مصنفین اور مؤلفین نے صرف انہی حضرات کی خوشہ چینی کی ہے۔ اور انہی کے علوم و فنون، معلومات اور تعرضات کو عصری اسلوب میں پیش کیا ہے۔

متاخرین میں آسمان علم و فضل کے جن روشن ستاروں نے اپنی تصانیف سے اُمت اور ملّت کو فیض پہنچایا اور اصلاح قوم و ملّت کا فریضہ انجام دیا ان میں نمایاں طور پر قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا عبدالحئی حسنی، مولانا عبدالحق حقانیؒ، مولانا عبدالحئی فرنگی محلیؒ، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ انور شاہ کشمیریؒ، علامہ شبلی نعمانیؒ، مولانا سید سلیمان ندویؒ، مولانا مناظر احسن گیلانیؒ، نواب صدیق حسن خان بھوپالیؒ، مولانا مفتی محمد شفیع، قاضی سلمان منصورپوریؒ، مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی، مولانا عبدالماجد دریابادی، مولانا امین احسن اصلاحی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا عبدالرؤف دانا پوریؒ، مولانا محمد یوسف بنوری، قاری محمد طیب مرحوم، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی، ڈاکٹر محمد اقبال، مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا الطاف حسین حالی، سرسید مرحوم مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا عنایت رسول چڑیا کوٹیؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلوی مولانا محمد یوسف کاندھلوی، میرزا مولوی محمد یوسف شاہ کشمیری، شیخ الحدیث مولانا زکریا کے علاوہ سید قطب شہیدؒ، احمد ابین مصریؒ، محمد سعید طنطاویؒ، محمد عبدہ مصطفیٰ احمد الزرقاء، محمد ابوزہرہ، ڈاکٹر یوسف القرضاوی کے کام اور خدمات کا دل سے معترف ہوں اور ان کی مصنفات اور مولفات وقتاً فوقتاً مطالعہ میں رہتی ہیں

جن علمی اور تاریخی اداروں اور معروف علماء اور شخصیات نے بلاشبہ کفر و الحاد، بدعات و خرافات اور مادیت و دھریت کے اس پرآشوب دور میں زبردست کارنامے انجام

دے کر دین اسلام کے دفاع اور تحفظ شریعت کے لئے سینکڑوں برس کے لئے امت بلکہ دنیا والوں کے لئے زبان و بیان اور تحریر و تقریر کے ذریعہ مہیا کر دیا ہے۔ ان میں دارالمصنفین اعظم گڈھ کی گرانقدر نشریات، دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد سے شائع شدہ کتابیں، ندوۃ المصنفین دہلی کا تصنیفی واشاعتی سلسلہ مجلس تحقیقات ونشریات دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کی بلند پایہ علمی کتابیں، مرکز اسلامی دہلی کی فکر انگیز کتب مجمع البحوث الاسلامیہ، اسلام آباد پاکستان، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، پاکستان دارالشرق جدہ، سعودیہ عربیہ، دارالفکر العربی، مصر، دارالیمامہ للبحث والترجمہ والنشر ریاض، سعودیہ وغیرہ کی شائع کردہ اہم معلوماتی کتابیں، مجلات، اور رسائل و جرائد شامل ہیں۔ پیش پیش ہے۔

دور حاضر کے جن قلم کاروں، مفکرین اور مصنفین کا مرہون منت ہوں اور اللہ کا کرم وشان ہے تادم تحریر ان اکابر کا ظل ہمایونی ہمارے سروں پر قائم و دائم ہے، ان میں مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی الندوی، مولانا وحید الدین خان، مولانا تقی عثمانی، محمد اسد رنو مسلم) محترمہ مریم جمیلہ، سید صباح الدین عبدالرحمٰن (اب مرحوم ہو گئے ہیں) ڈاکٹر حمید اللہ صدیقی، محمد حسین ہیکل، ڈاکٹر یوسف القرضاوی، مولانا محمد منظور نعمانی، وغیرہم ہیں جن کی تصنیفات و تالیفات، ارشادات وخطبات نے نئی نسل کی ذہنی و فکری آبیاری کی ہے۔ اور اچھے و خوشگوار اثرات مرتب کئے ہیں۔

انگریزی کے جن مصنفین کی تحریروں اور کتابوں سے متاثر ہوا ہوں اگرچہ وہ زیادہ نہیں ہیں تاہم انہیں اپنا محسن تصور کرتا ہوں، اوران سے بھی حسب ضرورت استفادہ کرتا ہوں۔

پروفیسر آرنلڈ کی: (PREACHING OF ISLAM)

منٹگمری واٹ کی: MOHAMMAD AT MAKKA.
MOHAMMAD AT MADINA
اور MOHAMMAD PROPHET & STATASMAN

جسٹس امیر علی کی۔ S PRIT OF ISLAM.
مولوی محمد علی کی۔ MOHAMMAD THE PROPHET.
حافظ غلام سرور کی۔ LIFE OF MOHAMMAD.
ڈاکٹر حامد علی خان کی۔ MOHAMMAD THE JINRAL MASENJER.
گولڈز ہیر کی۔ INTRODCTION OF ISLAM THEOLOGI & LAW
ڈاکٹر پی۔ کے ہٹی کی۔ A LITERAVY HISTORY OF ARABS.
ڈبلیو سمتھ کی۔ ISLAM IN MODERN HISTORY
اور ڈاکٹر مائیکل ایچ ہارٹ کی۔ THE HUNDRED

وغیرہ کتابوں کو میں سمجھتا ہوں اپنے اپنے موضوع پر نہایت جامع منفرد اور بہترین تصانیف ہیں اور لائق مطالعہ بھی۔

معذرت

جنوری ۱۹۹۰ء کے شمارے میں جو صفحات غلطی سے آگے کے بجائے پیچھے جوڑ دیئے گئے تھے وہ کاتب کی غلطی کی بنا پر ایسا ہوگیا تھا، بایں سبب ادارہ اس کے لئے معذرت کا خواستگار ہے، آئندہ انشاء اللہ دھیان دیا جائے گا۔

(ادارہ)